پیغامِ حج

۱۴۲۱ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہِ الطَّاھِرِیْنَ قَالَ اللّٰہُ الْحَکِیْم :اِنَّ ھٰذِہٖٓ اُمَّتُکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّ اَنَا رَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْنِ."(۱)

موسمِ حج ہر سال کی طرح ایک بار پھر اپنے گراں بہا تحفوں کے ہمراہ سرزمینِ وحی و نبوت پر آ پہنچا ہے اور حیرت انگیز ولولہ خیز مناظر پیش کر رہا ہے۔ مسلم قوموں کے موجزن دریا اس بحرِ بے کراں میں شامل ہو رہے ہیں اور پرچمِ توحید کے سائے میں امتِ واحدہ کی اجتماعی حیات عملی شکل میں سامنے آ رہی ہے۔ اس انسانی مجموعے کے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے احساسات، عظیم اسلامی امت کی آرزوؤں، ضرورتوں، مصیبتوں اور توانائیوں کو منعکس کر رہے ہیں۔ سرزمینِ حجاز آج ایران، عراق، فلسطین، لبنان، برصغیر، شمالی افریقہ، ترکی بوسنیا، ایشیا اور یورپ کے مسلمانوں کی میزبان ہے۔ یہ مشتاق دل اسلامی امت کے دلی جذبات کے ترجمان بن سکتے ہیں۔ حج کا مقصد بھی یہی قربت اور اپنی آواز دنیا کے مسلمانوں تک پہنچانا ہے۔ ان تمام دلوں کو ایک دوسرے سے

جوڑنے والی ڈور وہی پیغام ہے جو پہلی مرتبہ اس سرزمین سے دیا گیا اور جو دنیا بھر اور تاریخ کے طول وعرض میں پھیل گیا۔ وہ پیغام پیغامِ توحید واتحادِ امت ہے۔ توحید کا مطلب طاغوتوں، متکبروں اور زر وزور پرستوں کی خدائی کا انکار ہے، اور اتحاد مسلمانوں کی عزت واقتدار کا آئینہ دار ہے۔

حج کسی تقریر وتحریر سے زیادہ مؤثر ہے، یہی جاویداں پیغام ہر سال اپنے عظیم اجتماع کی شکل میں دُہراتا ہے اور اسے پورے عالمِ اسلام میں بھیجتا ہے۔ عالمِ اسلام کے ہر خطے میں رہنے والے مسلمانوں کو موسمِ حج میں اس حقیقت کو ایک بار پھر سمجھ لینا چاہئے کہ اسلامی ممالک کو ہمہ جہت کامیابی، سربلندی اور ترقی صرف انہی دو کے سائے میں حاصل ہوگی۔ توحید اپنی تمام انفرادی، اجتماعی اور سیاسی جہات کے ساتھ، نیز اتحاد آج کی دنیا میں قابلِ عمل ہے۔

اس سال حج کے عظیم اجتماع میں اسلامی ممالک سے تعلق رکھنے والی بہت سی تلخ وشیریں باتیں سنی جاسکتی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک پیغام دوسرے بھائیوں کے دوش پر ایک بھاری ذمے داری ڈالتا ہے اور ان پیغامات کا مجموعہ عظیم اسلامی امت کی ایک تصویر سب کے سامنے پیش کرتا ہے۔ عراقی عوام کا پیغام ہے کہ عرصۂ دراز سے دخل اندازوں کے بڑھتے ہوئے ظلم وستم اور حکمرانوں کے استبداد اور نالائقی نے ان سے زندگی کی رونق چھین کر ذلت وافلاس کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کردیا ہے۔

افغان عوام کا پیغام ہے کہ تنگ نظری اور تعصب نے ان کی گزشتہ مجاہدت کے اجر وثواب کو رائیگاں کردیا ہے، وہ مٹھی بھر غافل اور ہٹ دھرموں کی جہالت کا شکار ہوگئے ہیں۔

بوسنیا کے مسلمانوں کا پیغام ہے کہ امریکہ اور اس کے حلیفوں کی اسلام مٹانے کی سیاست نے ان کی اسلامی پہچان کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ ان کے قومی اقتدار کو رفتہ رفتہ ختم کیا جارہا ہے۔

فلسطینی عوام کا پیغام، جو اپنے مضبوط ہاتھوں میں انتفاضہ کا لائقِ صد افتخار پرچم اٹھائے ہوئے ہیں اور اپنے جوانوں کے خون سے ظلم وسنگدلی سے بنی صہیونی تلوار کو کند کررہے ہیں۔

لبنانی عوام کا پیغام ہے جنھوں نے اپنے عظیم الشان ثبات قدم سے مملکتِ فلسطین کے غاصبوں کی شکست ناپذیری کے افسانے کی دھجیاں اڑا دیں اور انھیں ذلت آمیز شکست کا مزہ چکھا دیا۔

وسطی ایشیا، مشرقی ایشیا اور افریقہ کی قوموں، نیز یورپ اور امریکہ میں بسنے والی مسلم اقلیتوں کے پیغامات بھی خوشیوں اور مصیبتوں، مشکلوں اور کامیابیوں کی خبر دے رہے ہیں۔

آخر میں اسلامی ایران کی سرفراز قوم کا پیغام، جو ثباتِ قدم اور ایمانِ محکم کے ساتھ سازشوں اور عداوتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مثالی اسلامی معاشرے کے قیام کے سلسلے میں اپنے مضبوط ارادوں اور راسخ عزائم کو اپنے شیدائیوں اور قدر دانوں کے کانوں تک پہنچاتی ہے۔

آج اسلامی امت ان کامیابیوں اور ناکامیوں کا تجربہ کر رہی ہے۔ ان حقائق کے حوالے سے مسلمانوں، حکومتوں اور قوموں کی بہت بڑی ذمے داریاں ہیں۔ آج عالمِ اسلام تاریخ کے انتہائی اہم اور نازک مرحلے سے گزر رہا ہے۔ ان ذمے داریوں سے واقفیت اور ان کا احساس تاریخِ اسلام میں ضعف و کمزوری، ذلت و بدبختی کا ورق پلٹ سکتا ہے اور ایک بار پھر مسلمانوں کی عزت و عظمت اور عالمِ اسلام کی ماڈی و معنوی درخشندگی کا ورق کھول سکتا ہے۔

آج مغربی دنیا جو ہمیشہ اسلامی ممالک کی پسماندگی اور کمزوری میں اضافے کا سبب رہی ہے، لاینحل مصیبتوں میں پھنسی ہوئی ہے۔ ماڈہ پرستی اور سرمایہ داری کی بُرائیاں آہستہ آہستہ اس ماڈی تہذیب کی بنیادوں میں ظاہر ہو رہی ہیں۔ صنعت اور سرمایہ داری کی خیرہ کن شعاعوں کے نیچے چھپی ہوئی پُرانی بیماریاں رفتہ رفتہ ابھر کر سامنے آ رہی ہیں اور بحران کے قریب آ جانے کا الارم بج رہا ہے۔

عالمِ اسلام ظلم و ستم کی آگ میں جھلسے ہوئے اپنے چہرے پر اسلامی بیداری کی نسیمِ بہاری محسوس کر رہا ہے اور اسلامی دنیا کے مختلف علاقوں خصوصاً مجاہد و سربلند ایران اور لبنان و فلسطین میں اس بیداری کی نشانیاں دیکھ رہا ہے۔

جوانوں کے دل پُر امید ہو چلے ہیں۔ مغرب کی دادا گیری کا طلسم ٹوٹ چکا ہے۔ (یاد رہے کہ) یہ کامیابی با آسانی حاصل نہیں ہوئی ہے' بلکہ ہزاروں عظیم شخصیات کا خونِ شہادت رنگ لایا ہے۔ اس کے بعد کی راہیں بھی پُر خطر اور خاردار ہیں' لیکن کامیابی کے اعتبار سے یقینی ہیں' جس میں کسی چوں وچرا کی گنجائش نہیں ہے۔ موجودہ دور میں فلسطینی قوم اس راستے پر گامزن ہے اور آئندہ کے لئے راہیں ہموار بنا رہی ہے۔ ہم سب کو اس مظلوم' بہادر اور بیدار قوم کو سہارا دینا چاہئے۔ دیگر اقوام اور حکومتوں کو بھی اس سلسلے میں اپنے اوپر عائد ذمے داری کو پورا کرنا چاہئے۔

دشمن یعنی استکبار جس کے مفادات اور ناجائز عزائم کی راہ میں امتِ مسلمہ کی بیداری عظیم خطرہ ہے' اس کے پاس مسلمانوں کے متلاطم سمندر سے مقابلہ کرنے کے لئے جو سب سے بڑا ہتھیار ہے وہ ان کے افکار کو منحرف کرنے کا ہتھیار ہے۔ جس کے ذریعے وہ امتِ مسلمہ کو مایوسی اور احساسِ کمتری میں مبتلا کرنے اور ان کے ذہنوں پر اپنے مادّی وسائل اور قدرت وطاقت کا رعب بٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔ تاکہ ان کے دلوں میں اس کی دہشت بیٹھ جائے (اور وہ حرکت میں نہ آسکیں) آج مسلمانوں کے اذہان کو ان کے درخشاں مستقبل سے نا امید کرنے اور اپنے ناپاک ارادوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے ہزارہا ذرائع ابلاغ کو وسیلہ بنایا جارہا ہے اور آئندہ بھی ان کا یہ طرزِ عمل جاری رہے گا۔

تہذیب وتمدن اور معنویت کے خلاف یہ جنگ استعمار کی ابتدا سے اب تک مسلم ممالک پر تسلط کے تعلق سے سب سے کاری ضرب ثابت ہوئی ہے۔ سب سے پہلے دانشور اور روشن فکر افراد اور اس کے بعد عوام اس زہر میں بجھے ہوئے تیر کا نشانہ ہوتے ہیں۔ اس ہتھکنڈے' یعنی مغربی تہذیب سے مقابلہ سوائے اس سے روگردانی کے اور کچھ نہیں ہے۔ مغربی تہذیب وتمدن کو دانشوروں اور روشن فکر افراد کے ذریعے چھاننا پھٹکنا چاہئے۔ اس میں موجود مفید چیزوں کو قبول کیا جانا اور اس میں پائے جانے والے نقصاندہ' تخریبی اور فساد پھیلانے والے عناصر کو اسلامی معاشرے کے ذریعے ٹھکرا دینا چاہئے۔ صفائی کے اس عظیم کارخانے میں اسلامی تہذیب کی

بالادستی اور قرآن وسنت کے ہدایت مندانہ اور مفید وراہ گشا افکار معیار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہمہ گیر مجاہدت اور بہتر مستقبل کے تعلق سے یہ اہم ذمے داری ہے جو پوری دنیا کے علما' سماج کے روشن فکر اور سیاسی بصیرت رکھنے والے تمام افراد پر عائد ہوتی ہے۔

اس امید کے ساتھ کہ اس سال حج کا موسم سبھی کو اس افتخار آمیز اور بابرکت راہ پر چلنے کا عزمِ راسخ عطا کرے گا۔ بارگاہِ خداوندی میں دعا گو ہوں کہ وہ تمام حجاجِ کرام کے حج کو قبولیت کا شرف بخشے اور امید کرتا ہوں کہ وہ اس عظیم و بے نظیر عبادت کے فیوضات اور برکات سے ان سب کو بہرہ مند ہونے کی توفیق عنایت فرمائے گا اور حضرت بقیۃ اللہ الاعظم (ارواحناہ فداہ) کہ جن کی ہر سال انجام پانے والے ان روحانی مراسم میں شرکت کی قوی امید ہوتی ہے' کی خدمت میں خدا کے فضل وکرم کی وسعتوں کے برابر درود وسلام بھیجتا ہوں اور تمام لوگوں کے حق میں ان کی مقبول دعاؤں کی آرزو کرتا ہوں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سید علی حسینی خامنہ ای

۸ ذی الحجہ ۱۴۲۱ھ

حواشی:

(۱) بیشک یہ تمہارا دین ایک ہی دین اسلام ہے اور میں تم سب کا پروردگار ہوں' لہٰذا میری عبادت کیا کرو۔ (سورۂ انبیا۔ آیت ۹۲)